بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ۳۲ھ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ **الفضل** قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۲۵ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش | ۵ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۲۵ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۹۹

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۴ ماہ ظہور (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دس بجے صبح کی یہ ڈاکٹری رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو کل بخار سے تو افاقہ رہا۔ مگر تا حال کمزوری بہت ہے۔ اور نزلہ کھانسی کی کیفیت بھی ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔۔۔ سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ اور سیدہ اُم متین صاحبہ کی طبیعت بھی تا حال زکام اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

قادیان ۲۴ ماہ ظہور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گزشتہ رات بھر درد نقرس کی تکلیف زیادہ ہو گئی۔ اور تمام شب بے چینی میں گزری۔ حرارت بھی تھی۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

۔۔۔ افسوس زینب بی بی صاحبہ زوجہ شیخ جان محمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس منٹگمری بعمر ۵۰ سال کل چک ۹۶ منٹگمری میں وفات پا گئیں۔ آج صبح نعش بذریعہ لاری یہاں لائی گئی۔ جنازہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھایا اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ افریقہ کی ہمشیرہ تھیں احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔۔۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل کی اہلیہ صاحبہ ٹائیفائیڈ سے بیمار ہیں بخار ۱۰۴ درجہ تک ہو جاتا ہے دعائے صحت کی جائے۔

ریاست کشمیر میں اسلام قبول کرنے والوں کے خلاف جابرانہ قانون

ریاست جموں و کشمیر میں جو ہندوستان کی ایک بہت بڑی ریاست ہے۔ نہ معلوم کونسے تاریک زمانہ سے یہ قانون چلا آرہا ہے۔ کہ اگر کوئی غیر مسلم کسی وجہ سے اپنا مذہب ترک کر کے اسلام قبول کرے۔ تو اسے اسکی آبائی جائداد سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اس جابرانہ قانون کا اطلاق اگر ہر اس شخص پر ہوتا جو اپنا مذہب تبدیل کر کے کسی دوسرے مذہب میں داخل ہوتا تو بھی ایک بات تھی۔ لیکن جب دیکھا جائے۔ کہ ریاست میں کسی ہندو کے آریہ ہو جانے پر یا یہودی ہو جانے پر یا عیسائی ہو جانے پر یا کوئی اور مذہب قبول کر لینے پر اسے اپنے آباء کے ورثہ سے محروم نہیں کیا جاتا۔ بلکہ صرف مسلمان ہونے پر اس شرمناک قانون کو حرکت میں لایا جاتا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ صرف اسلام کے خلاف انتہائی تعصب کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ آبادی کے لحاظ سے یہ ریاست اسلامی ریاست کہلانے کی مستحق ہے۔ کیونکہ تمام آبادی کے مقابلہ میں مسلمانوں کی آبادی ۹۵ فی صدی ہے۔ جس ریاست میں اس کثرت سے مسلمانوں کی آبادی ہو۔ اس میں اس قسم کا قانون رائج ہونا انتہا درجہ کا اندھیر نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر اس اندھیر کا اس بیسویں صدی میں چھایا رہنا۔ جبکہ آزادی ضمیر اور آزادی مذہب ہر انسان کا پیدائشی حق سمجھا جاتا ہے۔ اور بھی زیادہ حیرت انگیز ہے۔

ریاست کشمیر میں مسلمان چونکہ اتنی بڑی آبادی رکھنے کے باوجود نہایت پس ماندہ اور بے حد کمزور رہے ہیں۔ اس لئے اس حق تلفی کے خلاف آواز اٹھانے کی انہیں اس وقت تک کبھی جرأت نہ ہوئی۔ جب تک حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مظلومیت سے متاثر ہو کر ان کی طرف دست امداد نہ بڑھایا۔ اور ان کی حالت زار کی طرف ریاست کو مؤثر طور پر توجہ دلا کر عام انسانی حقوق دینے پر آمادہ نہ کیا۔ اس وقت اگر مسلمانان کشمیر کی بد قسمتی اور مسلمانان پنجاب کے ایک فتنہ گر طبقہ کی کوتاہ اندیشی روک نہ بن جاتی۔ تو بہت ممکن تھا کہ ریاست اس قانون کو بھی تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاتی لیکن افسوس کہ عین اس وقت جبکہ ریاست مسلمانوں کے دینی و دنیوی حقوق کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور ہو چکی تھی۔ مسلمان کہلانے والوں نے ہی ایسی راہ اختیار کر لی کہ سب کیا کرایا ضائع ہو گیا۔ باوجود اس کے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش نظر اب بھی مسلمانان کشمیر کے حقوق کی حفاظت ہے۔ اور جب کوئی موقعہ ملتا ہے۔ آپ ہی کی ذات والا صفات ہے۔ جو اس طرف متوجہ ہو جاتی ہے چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ ریاست نے رعایا کے حقوق کے متعلق رپورٹ کرنے کے لئے جو ایک کمیشن مقرر کیا۔ اس میں شہادت دینے کے لئے حضور نے اپنے ایک ایسے خادم کو بھیجا۔ جو سنسکرت زبان کے ماہر ہونے کی وجہ سے ہندو دھرم کی مستند مذہبی کتب پر کافی عبور رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کمیشن کے سامنے شہادت دیتے ہوئے ضبطی جائداد کے معاملہ کو بھی اٹھایا۔ اور ویدوں سے ثابت کیا۔ کہ ویدک دھرم کا انکار تو درکنار اگر کوئی شخص ایشور کی ذات کا بھی منکر ہو جائے۔ تو بھی اسے محروم الارث نہیں کیا جا سکتا۔ اور کسی کو محروم الارث کرنا کسی طرح بھی ازروئے وید مقدس جائز نہیں۔ اس شہادت کا جو تحریری بھی پیش کر دی گئی تھی کمیشن پر کیا اثر پڑا۔ اور وہ اس بارے میں کیا رائے ظاہر کرتا ہے۔ اس سے قطع نظر دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ اس غیر منصفانہ قانون کے خلاف جماعت احمدیہ آئینی طور پر اب بھی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ مگر وہ لوگ جو مسلمانان کشمیر کے سب سے بڑے حامی اور اسلام کے شیدائی بنے پھرتے تھے گوشہ گمنامی میں مونہہ چھپائے بیٹھے ہیں۔

ان حالات میں اخبار "شہباز" نے کشمیری پنڈت قوم کے نوجوانوں کی چیخ و پکار ایک کشمیری اخبار روزنامہ "ہمدرد" سے جو یہ پیش کی ہے۔ کہ "یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ کہ اگر ہم کسی دوسرے مذہب کو قبول کر لیں تو اپنی پدری وراثت سے محروم ہو جائیں"۔

"ہم غیر ہندو اقوام کے لیڈروں سے پُر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اپنی قوم میں ملانے کے لئے راضی ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو کیا ہیں تبدیلی مذہب پر ضبطی جائداد کا حکم منسوخ کرانے کے لئے جد و جہد کریں گے۔ ہندو ہمارے لئے کچھ نہیں کرتے۔ اب غیر ہندوؤں سے ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ اس نازک مسئلے کو حل کرنے میں ہماری مدد کریں۔ اور ہم بے سہاروں کا سہارا بنیں"۔

اس پکار کا جہاں تک مسلمانوں سے تعلق ہے اور یقیناً صرف مسلمانوں سے ہی تعلق ہے۔ کیونکہ کسی غیر مسلم کو ضبطی جائداد کی سزا اسی صورت میں دی جاتی ہے۔ جب وہ مسلمانوں میں شامل ہو عیسائی یا آریہ یا سکھ وغیرہ بننے پر قطعاً نہیں دی جاتی یقیناً یہ بہرے کانوں سے ٹکرائیگی۔ اور کوئی اسکی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھے گا۔ اسی طرح "شہباز" کی یہ اپیل بھی بالکل رائیگاں جائیگی۔ کہ "ہم ان اسلامی اداروں اور اسلامی انجمنوں کی توجہ ان نوجوانوں کی پکار کی طرف دلاتے ہیں۔ جو زندگی اور سماج کے بوجھ کی شدت سے کراہ رہے ہیں۔ وہ جماعتیں جو اسلام اور تبلیغ اسلام کا دعویٰ کرتی ہیں۔ انکا فرض ہے۔ کہ اس پکار کو سنیں۔ اس پر توجہ دیں۔ اور ان مظلوموں کو سماج کی بے دردی اور حکومت کے قانون کی بے جا سختی سے بچانے کی کوشش کریں"۔

"شہباز" ۲۶ اگست نے اپنے جس پرچے میں یہ اپیل شائع کی ہے۔ اسی میں یہ اعلان بھی کیا ہے کہ "مرزائی مسلمان نہیں ہیں" اس سے ظاہر ہے کہ "شہباز" کا خطاب جماعت احمدیہ سے تو ہے نہیں اور جن سے ہے۔ ان کی حقیقت یہی ہے کہ وہ تمام ادار

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر غلام نبی

ایک نہایت ضروری اعلان

اخبار "پیغام صلح"۔ "احسان"۔ "زمیندار" اور "شہباز" اور "پیام دہلی"۔ "صداقت بمبئی" وغیرہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۱۱ر فروری سنہ ۱۹۴۴ء کے خطبہ کا کچھ اقتباس قطع و برید سے پیش کرتے ہوئے حضور پر توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو غلط الزام لگا کر اشتعال دلایا ہے۔ اس کی تردید کیلئے خود یہ خطبہ اور ۷ر جولائی کا خطبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف آمدہ بعض خطوط کے جوابات کو عام غلط فہمی کے ازالہ کے لئے یکجائی طور پر ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ٹریکٹ کی قیمت ۴ر یا ۵ر فی کاپی ہوگی۔ جماعتیں جلدی مطلع فرمائیں کہ انہیں کسقدر ٹریکٹ درکار ہونگے۔ تاکہ طباعت کے وقت ان کے آرڈرز کو ملحوظ رکھ لیا جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنیکے مت ڈرو

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو ابھی تک سال دہم کا چندہ ادا نہیں کر سکے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذیل پڑھ کر اس رمضان کے مبارک مہینہ میں اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کریں اور وہ جنہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ امسال کے آخر میں دیں گے۔ وہ نوٹ کرلیں کہ اب سال کے آخری مہینے گذر رہے ہیں۔ وہ ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں ارسال کر دیں۔ حضور کا ارشاد یہ ہے:۔

(۱) "اگر آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں۔"

(۲) "اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپکے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات کی زیادتی کی ذمہ واری زیادہ تر آپ پر ہی ہے، سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔"

پس آپ اپنے عہد کی ذمہ واری کو سمجھیں۔ اور انکی طرح جو باوجود مشکلات کے قربانی کر چکے ہیں۔ آپ بھی اپنا نہ صرف سال دہم کا وعدہ بلکہ اگر گذشتہ سالوں کا بقایا یا کوئی سال خالی ہے۔ تو اسکا چندہ ۲۹ر رمضان المبارک تک ادا فرمادیں۔ برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید

صاحبزادی امۃ الوکیل کیلئے درخواست دعا

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کی لائن خراب ہونے کی وجہ سے آج کوئی تازہ اطلاع نہیں ملی۔ لیکن کل کی یہ اطلاع تھی۔ کہ رات کو تشویش زیادہ بڑھ گئی۔ بخار بھی رہا۔ باقی حالات ویسے ہی ہیں۔ احباب خاص طور پر دعا صحت کریں۔

نادار مریضوں کو اطلاع۔ ہر مذہب و ملت کے غریب اور نادار مریضوں کا علاج اور دوا ماہ رمضان المبارک میں ہمارے دواخانے سے مفت دی جائیگی۔ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی ایم۔ بی۔ ایچ ریلوے روڈ قادیان

حضرت امیر المومنین کے دعوےٰ المصلح الموعود کا اثر امریکہ کی احمدی جماعتوں پر

نومسلمین نے آمنّا وصدقنا کہتے ہوئے بے حد جوش اور ولولہ کا اظہار کیا

۲۴ سال قبل کا ایک خواب جو اب پورا ہوا

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے مبلغ اسلام اپنے ۱۳ر جولائی کے خط میں جو بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۸ر اگست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں پہنچا۔ لکھتے ہیں:۔

سیدنا و مرشدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی وفات کی خبر سے دل پاش پاش ہوگیا۔ یہ تینوں موتیں ہمارے سلسلہ کیلئے ناقابل تلافی نقصان ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کے نقصان کی تلافی کرے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس رنج و غم کیسا تھ خوشی کا سامان بھی پیدا کیا۔ اور وہ حضور پُرنور کا مصلح موعود والی پیشگوئی کے مصداق ہونیکا دعویٰ کرنا ہے۔ میں نے شکاگو۔ انڈیا نیپولس۔ کلیولینڈ اور پٹس برگ اور ڈیٹن کی احمدیہ جماعتوں میں جلسے کر کے اس پیشگوئی پر مفصل تقاریر کیں۔ نومسلمین میں بیحد جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔ سب نے آمنّا وصدّقنا کہا۔ اور خلوص دل سے مبارکبادی کی تاریں ارسال کیں حضور کو وہ تاریں پہنچ گئی ہونگی۔

اس موقعہ پر میں اپنا ایک خواب بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ یہ رؤیا میں نے تئیس یا چوبیس سال پہلے دیکھا تھا۔ ایک دفعہ پہلے بھی حضور پُرنور کی خدمت میں لکھ چکا ہوں۔ اب حضور اقدس کے مصلح موعود ہونیکا دعویٰ کرنے پر مجھے اس بات پر یقین ہو گیا کہ میرا رؤیا اس پیشگوئی کے متعلق ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ عید کا جلسہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک نہایت ہی بلند مقام پر کھڑے ہو کر منبر پر تشریف رکھتے ہوئے خطبہ فرما رہے ہیں۔ خطبہ ختم ہونے پر جب میں مصافحہ کیلئے بڑھا تو دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بلکہ حضور انور ہیں۔ یہ خواب میں نے اپنے مکرم کپتان ڈاکٹر بدرالدین صاحب اور اپنے بھائی جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال کی خدمت میں بیان کیا۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے بتایا۔ کہ تمکو حضرت امیر المومنین کے متعلق پیشگوئی کہ "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" دکھائی گئی۔

اس موقعہ پر میں ایک اور واقعہ بیان کئے دیتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ صبح نماز فجر کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب۔ مولوی ظہور حسین صاحب اور میں حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سیر کیلئے گئے حافظ صاحب نے فرمایا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا۔ حافظ صاحب! آپ مولوی صاحب سے جا کر دریافت کریں۔ کہ جماعت میں علماء اور حفاظ کے ہوتے ہوئے مولوی صاحب میاں صاحب کو اپنی غیر حاضری میں امام کیوں بناتے ہیں۔ حافظ صاحب فرماتے تھے میں نے انہی الفاظ میں حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں یہ پیغام پہنچایا۔ تو حضرت مولوی صاحب نے جواب دیا۔ حافظ صاحب! آپ مولوی محمد علی صاحب کو جا کر بتا دیں کہ تمام جماعت میں میں میاں صاحب کو سب سے زیادہ متقی پاتا ہوں۔ اس لئے میں انکو امام بناتا ہوں۔

بالآخر حضور پُرنور کی خدمت میں پھر ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کرے جملہ مشکلات دور فرمائے اور ابتغاءً لوجہ اللہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ اور غیبی سامان پیدا کرے اور خود کفیل ہو کر وہ کامیابی عطا کرے۔ جو خدا کے نزدیک حقیقی کامیابی ہو۔ نیز میرے بیوی بچوں کیلئے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت میں

کیا مولوی محمد علی صاحب اب توجہ فرمائینگے؟

گذشتہ ہفتہ میں مسلسل کئی بار مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کیا گیا۔ کہ آپنے ۲۸ر جولائی کے خطبہ جمعہ میں جو شعر اعتراض کرتے ہوئے پیش کیا تھا۔ اس کے متعلق آپ کو یہ علم تھا یا نہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا ہے۔ اور حضورؑ کی مجلس میں پڑھا گیا؟

اگر علم تھا۔ تو آپ نے اسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف اعتراض کے طور پر کیوں پیش کیا؟ اور یہ کیوں کہا۔ کہ آپ نے اندر بیٹھ کر یہی سبق دیا تھا۔ اور اسی کو پڑھ کر شاعر نے یہ شعر کہا تھا؟

کیا کسی کی عقل و فکر میں یہ بات آسکتی ہے کہ سبق تو بعد میں پڑھایا جائے۔ لیکن اس کا نتیجہ کئی سال پہلے ظاہر ہو جائے؟

یہ سب باتیں نہایت ضروری ہیں۔ اور مولوی صاحب کا فرض ہے۔ کہ ان کا جواب دیں۔ مگر انہوں نے کامل سکوت اختیار کر رکھا ہے۔

برسر منبر ایک بات کا اعلان کرنا اور انتہائی سب و شتم کے ساتھ مزین کر کے اسے پیش کرنا۔ لیکن اس کے متعلق جب کچھ دریافت کیا جائے۔ تو جواب تک نہ دینا نہایت افسوسناک امر ہے۔ کیا مولوی صاحب اب اس طرف متوجہ ہونگے؟

کماحقہ تبلیغ کے لئے تعلیمی نظام میں اصلاح کی ضرورت

(۲)

دینی تعلیم کی بجائے دنیوی تعلیم

جیسا کہ میں اپنے پہلے مضمون میں بیان کر چکا ہوں۔ اس وقت ہماری جماعت میں تبلیغ کی کمی ہے۔ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی بار بار بیان فرما چکے ہیں کہ خطرناک کمی ہے۔ اور جس کی وجہ سے خوف ہے کہ خدانخواستہ یہ کام ہم سے لے کر دوسروں کے سپرد نہ کر دیا جائے۔ اس کمی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنی آئندہ نسل کی تعلیم کے بارے میں وہ فکر اور توجہ نہیں کی۔ جو کہ کرنی چاہیئے تھی ہم نے اپنی آئندہ نسل کے بیشتر حصہ کو دینی تعلیم کی بجائے دنیاوی تعلیم کے پیچھے لگا رکھا ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم کی طرف نہائت ہی کم توجہ کی گئی۔ اور جو کی گئی۔ وہ بھی دنیاوی علوم کے حصول کے لئے۔ ایسی حالت میں یہ امید رکھنا کہ ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے پیغام کو کماحقہ دنیا تک پہنچانے میں کامیاب ہوگی۔ نہائت درجہ کی خام خیالی ہے۔ جب شیطان نے ان قوموں کے جو اس کے پیچھے چل رہی ہیں ہر فرد کو بلا استثناء مرد و عورت بچے اور بوڑھے امیر و غریب کے اپنے کام کے لئے National Mobilization کر رکھا ہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ ہم اپنی آئندہ نسل کے ایک کثیر حصے کو دنیا کے پیچھے لگا کر بقیہ حصے سے اپنا مدعا حاصل کر لیں ؛

ہمارا نصاب تعلیم

اس کام کے لئے یہ بھی نہائت ضروری ہے۔ کہ چونکہ ہماری جماعت تعداد کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ اور ہمارا مقابلہ نسبتاً بہت بڑی تعداد سے ہے۔ اس لئے جو کوشش اور قربانیاں ہمارے مخالف کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ان سے کہیں بڑھ کر کوشش اور قربانیاں کریں۔ تعلیم کے لحاظ سے اسکے یہ معنے ہونگے کہ (۱) ہمارا تعلیمی نصاب دوسروں کے نصاب سے زیادہ مکمل ہو (۲) ہمارے بچے اس نصاب کو پورا کرنے کے لئے زیادہ محنت کریں (۳) زیادہ وقت صرف کریں۔

میں اپنے پہلے مضمون میں یہ ذکر کر چکا ہوں۔ کہ ہمارا اپنا ایک تعلیمی نصاب ہونا چاہیئے۔ جس کا اولین و ضروری مقصد یہ ہو کہ ہر احمدی بچے و بچی کو قرآن حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تاریخ اسلام کے بارے میں مکمل واقفیت ہو سکے۔ تاکہ وہ کسی تبلیغی میدان میں شرمسار نہ ہو۔ ایسی تعلیم کے حصول کے بعد ہمارے بچے اور بچیاں اپنے اپنے شوق کے مطابق مختلف لائنوں میں اپنی تعلیم مکمل کریں۔ تاکہ وہ سرکاری عہدوں اور پیشوں میں اور تجارت میں روزی بھی حاصل کر سکیں۔ اور ان میں سے بعض جو چاہیں دینیات کے مضامین (قرآن شریف حدیث۔ فقہ۔ کلام تصوف وغیرہ میں) انتہائی اعلےٰ تعلیم حاصل کریں۔ اور چوٹی کے عالم بنیں۔

میں اپنے بیان میں ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ ایسا تعلیمی نصاب جاری کرنے سے ہمارے دنیاوی مقاصد میں کوئی حرج واقع نہیں ہوگا

نصاب تعلیم کے دو حصے

ماہران تعلیم سے یہ امر مخفی نہیں کہ تعلیمی نصاب تجویز کرنے کے دو حصے ہیں ایک تو مضمون معین کرنا یعنی Selection دوسرے مضمونوں کو تقسیم کرنا یعنی Grading پہلا یعنی مضمون معین کرنا Selection of Subjects یہ قومی ضرورت پر منحصر ہے اس لئے قوم کے ہر عقلمند فرد اور خاص طور پر ذمہ وار کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اس پر غور کر کے اس بارے میں فیصلہ کریں۔ دوسرا یعنے مضمونوں کو جماعت وار تقسیم کرنا Grading یہ کام ماہران تعلیم کے سپرد ہونا چاہیئے۔ انہی کا کام ہے کہ اول الذکر مضامین کو جماعت وار تقسیم کریں تعلیمی میعاد (یعنی سکول اور کالج میں کتنے سال صرف کئے جائیں۔) کا فیصلہ کرنا بھی قوم کے ذمہ ہے۔ کیونکہ قوم ہی اپنے مقصد کے مطابق اس کا اندازہ کر سکتی ہے۔

۱۲ سالہ نصاب

اب میں پہلے امر کے بارے میں اپنی حقیر رائے بیان کرتا ہوں۔ ہمارے ملک میں بچے عموماً پانچ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد پڑھنا شروع کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں میں تعلیمی چرچا کم ہے۔ وہ چھ یا سات سال کے بعد تعلیم شروع کراتے ہیں۔ ہم ان دونوں عمروں کی اوسط عمر چھ سال اپنی مجوزہ سکیم کے لئے اختیار کر سکتے ہیں ہمارے احمدی بچے پہلے سال میں ہی قاعدہ یسرنا القرآن یا اسی قسم کی دوسری کتاب سے اردو اور عربی حروف اور الفاظ سے شناسا ہو جائیں۔ نیز گنتی اور لکھنا شروع کر دیں۔ دوسرے سال میں بھی یہی کام پڑھائے جائیں۔ اور اس کے ساتھ انگریزی کا حروف شناسی بھی شروع کر دیں۔ اگر کوئی یہ سمجھے۔ کہ اس جماعت میں انگریزی شروع کرانا قبل از وقت ہے۔ تو میں واقفیت کے لئے بتاتا ہوں کہ بنگال میں اسی جماعت میں انگریزی حروف شناسی کرانے سے مفید نتیجہ نکلا ہے۔ اس وقت پنجاب میں عموماً تعلیم کے چار سال بعد انگریزی شروع کی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بچے آئندہ انگریزی میں کمزور رہتے ہیں بچونکہ ہمیں یہ بھی مدنظر رکھنا ہے۔ کہ بچوں کو دینی تعلیم میں مکمل واقفیت حاصل کرنے کے بعد ان کو دنیاوی تعلیم حاصل کرنے میں وقت کی دقت پیش نہ آئے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر احمدی بچہ ۱۸ سال کی عمر تک عام دینی تعلیم ختم کرے۔ تاکہ اسکے پاس یونیورسٹی کی ایف۔ اے اور بی۔ اے اور دوسری خاص تعلیم کے لئے کافی وقت بچ سکے اسی طرح دوسری طرف جو بچے اعلےٰ دینی تعلیم حاصل کرنا چاہیں۔ ان کے لئے چار یا چھ سال کا کافی وقت ہو۔ گویا عام دینی تعلیم کے لئے ہر احمدی بچے کو بارہ سال میسر ہوں۔

عام دینی تعلیم سے مراد

عام دینی تعلیم سے مراد یہ نہیں کہ اس میں صرف دینیات کے مضمون ہوں۔ بلکہ اس میں عربی اردو انگریزی۔ تاریخ جغرافیہ۔ ریاضی۔ سائنس وغیرہ سب کچھ شامل ہیں۔ ایسی تعلیم کو دینی تعلیم کہنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ اس بارہ سالہ نصاب میں دینی مضامین پر زیادہ توجہ کی جائے اور زیادہ وقت دیا جائے۔ چونکہ اس وقت یونیورسٹی کا میٹریکولیشن کا نصاب دس سال کا ہے۔ جس میں انگریزی کے لئے صرف چھ سال مقرر ہیں۔ اور بعض مضامین ایسے ہیں۔ جن کو مڈل تک اردو زبان میں پڑھایا جاتا ہے۔ اور بعد میں انگریزی میں دوہرایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ بخوبی ممکن ہے۔ کہ بارہ سال کا نصاب ایسا ہو۔ جس میں دینیات کے مضامین یعنی قرآن شریف۔ حدیث۔ کلام بالخصوص کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تاریخ اسلام وغیرہ کی مکمل تعلیم کے انتظام کے بعد بھی عربی اردو انگریزی ریاضی۔ تاریخ۔ جغرافیہ و سائنس وغیرہ کی تعلیم میٹریکولیشن بلکہ اس سے بھی زیادہ معیار پر کی جائے۔ کیونکہ یونیورسٹی کے چھ سال کے مقابلہ پر ہمارے نصاب میں بچے گیارہ سال انگریزی کی تعلیم حاصل کرینگے۔ اور اس طرح دوسرے مضامین کے لئے بھی ان کو زیادہ وقت ملے گا ؛

بہت زیادہ تعطیلات

اس ضمن میں ایک دوسری بات جو قابل توجہ ہے یہ ہے کہ سرکاری سکولوں میں تعطیلات بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کی تعلیم کا مقصد بہت پست ہے۔ دوست یہ سنکر حیران ہونگے۔ کہ سرکاری سکولوں میں اس وقت تعطیلات کی تعداد سال میں ایک سو اٹھانوے دن ہے۔ اور ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اس کے علاوہ دس گیارہ روز کی مزید چھٹیاں جلسہ۔ تبلیغ اور دیگر تقریبوں پر ہو جاتی ہیں۔ یہ کل دوسو دن ہوتے ہیں۔ باقی پڑھائی کے ایام سال میں ایک سو پینسٹھ دن رہ جاتے ہیں۔ کیا کوئی زندہ قوم جو اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے بدل و جان مستعد ہو۔ اس طریق عمل سے اُمید کر سکتی ہے۔ (باقی دیکھو صفحہ ۵)

نمبر ۳

"قومی زندگی

کیلئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ قوم کے نوجوان پہلے سے بہتر ہوں"

وقت کم ہے اور منزل دور اے نازک قدم ؛ کیا یقینِ کامیابی ہے اسی رفتار سے .....

احمدیت کے جو نوجوان اس وقت تک مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل نہ ہوئے تھے وہ ان خدمات سے محروم تھے جو مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے والے نوجوان اجتماعی رنگ میں احمدیت کی ترقی کے لئے کر رہے تھے۔ مگر آج خدا کے مصلح موعود خلیفہ نے ہندوستان کے سب احمدی نوجوانوں کو خدمت اور قربانی کے ایک مقام پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔

خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ہر احمدی نوجوان کیلئے لازمی قرار دے دیا گیا ہے

بلند مقاصد کے حصول کی خاطر ہمیں ایک نئی قوت پرواز عطا کی گئی ہے۔ اب ہم سب احمدی نوجوانوں نے مل کر۔ ایک ہو کر اور اجتماعی رنگ میں اس بات کے لئے جدوجہد کرنی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے وہ عظیم الشان وعدے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے احمدیت کو دئیے ہیں۔ انکے پورا کرنے میں ہماری حقیر کوششیں بھی شامل ہوں۔ اور اب ہم نے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اور کندھے سے کندھا جوڑے اجتماعی نیکیوں کی راہوں پر گامزن ہونا ہے۔ تا مجموعی حیثیت سے ہم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں کہ :۔ "ہندوستان میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے، وہاں کے نوجوانوں کیلئے جو پندرہ سال سے زیادہ اور چالیس سال سے کم عمر کے ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور ضروری ہوگا۔ کہ وہ اس میں شامل ہوں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ "الفضل" مورخہ ۷ رجولائی ۴۴ء)

قرب الٰہی کو حاصل کر سکیں

اور تا اللہ تعالےٰ کی وہ خاص برکات اور رحمتیں جو احمدیت کے بعض خاص افراد پر نازل ہؤا کرتی تھیں اب سب قوم پر بحیثیت قوم نازل ہوں۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان

ہم میں سے کوئی نوجوان ایسا نہ رہے گا۔ جو جلد سے جلد خدام الاحمدیہ میں شامل نہیں ہو جاتا۔ ہم سب آج ہی رکنیت فارم پُر کر کے مجلس خدام الاحمدیہ کے رکن بن جائیں گے۔

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

نئی مجالس کیلئے ابتدائی کام

مجالس کی تشکیل کے بعد مجالس کے استقلال کے لئے ضروری ہے۔ کہ ابتداءً نو اراکین کو منتظم کیا جائے چنانچہ ایسی مجالس کے لئے فی الحال حسب ذیل پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔

— تمام اراکین کو روزانہ کسی مناسب وقت ایسے مقام پر جمع کیا جائے جہاں پر اراکین کو باقاعدگی کے ساتھ حاضر ہونے میں نسبتاً زیادہ سہولت ہو۔

— اسی روزانہ اجتماع میں کم از کم دس منٹ کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ سے پوری طرح تعارف کی غرض سے حسب ذیل ترتیب کے ساتھ مجلس کی طرف سے شائع شدہ لٹریچر کا درس دیا جائے۔ مشعل راہ۔ ہمارا نظام۔ ہمارا کام دستور اساسی و قواعد و ضوابط۔ ذرائع اصلاح

— مذکور بالا رسالہ جات کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

— ان رسالہ جات کے ختم ہونیکے بعد کتب حضرت مسیح موعودؑ کا حسب حالات اور ضرورت درس شروع کیا جائے۔

— تمام اراکین کو نمازوں میں باقاعدہ بنانے کی کوشش کی جائے۔

— تمام اراکین کی روزانہ پانچوں نمازوں میں حاضری لی جایا کرے۔

— لٹریچر کے ہمراہ ہفتے وار اور ماہانہ رپورٹ فارم بھی ارسال کئے گئے ہیں۔ قائدین کی طرف سے ان طبع شدہ فارموں پر پوری باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ موصول ہونی ضروری ہے۔

— حسب ضرورت پیش آمدہ حالات کے مطابق مجلس مرکزیہ میں اطلاعات بھجواتے رہیں۔ تا کہ مرکز مناسب رہنمائی کر سکے

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائے۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہم احمدیوں کو دوسروں کے بالمقابل جان توڑ کوشش کرنی پڑے گی۔ تبھی ہم کامیابی کا منہ دیکھنے کی امید کر سکتے ہیں۔ سال میں سات مہینے آرام کر کے مدعا کے حصول کی امید کرنا نہایت مضحکہ خیز بات ہے۔ میری حقیر رائے تو یہی ہے کہ ہمارے قومی تعلیمی ادارہ میں زیادہ سے زیادہ ستر دن کی تعطیلات کافی ہیں۔ اس سے ہمارے کام کے دنوں میں ہر سال سو دنوں کا اضافہ ہو جائے گا گویا کہ ۱۲ سال میں ۱۲۰۰ دن اور بچیوں کی پڑھائی کے زمانہ میں ۴½ سال کا مزید اضافہ ہو جائے گا۔

پڑھائی کے اوقات میں اضافہ

علاوہ ازیں تعلیم کے لئے سرکاری سکولوں میں اسوقت ہفتہ وار جو گھنٹے مقرر ہیں۔ ان میں بھی اسی پست مقصد کی روح کام کر رہی ہے۔ سرکاری نصاب کے مطابق پہلی کلاس میں ہفتہ میں سولہ گھنٹہ کام مقرر ہے حالانکہ اس کلاس میں اٹھارہ گھنٹہ کام بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ اور بنگال کے سرکاری نصاب میں ایسا ہی ہے دوسری اور تیسری کلاس کے لئے سرکاری سکولوں میں ۱۹ گھنٹہ کام رکھا گیا ہے۔ اس میں بھی مناسب اضافہ ہونا ممکن ہے۔ اور ہفتہ میں چوبیس گھنٹہ کام کچھ زیادہ بوجھ نہیں۔ اسیطرح اوپر کی کلاسوں میں مناسب اضافہ ہونا ممکن ہے۔ اس وقت ایک بچے کو میٹرکولیشن نصاب کو مکمل کرنے کے لئے سرکاری لحاظ سے ۱۰۰۰ گھنٹوں کی ضرورت ہے۔ اگر سرکاری مقرر کردہ گھنٹوں میں اضافہ بھی کیا جائے تو ہمارے مجوزہ بارہ سالہ نصاب میں تعلیم کو مکمل کرنے کے بعد ایک لاکھ چھتیس ہزار سات سو چالیس گھنٹے مل جائیں۔ مگر اوسا گران سرکاری مقررہ کردہ گھنٹوں میں مناسب اضافہ کیا جائے تو پڑھائی کے گھنٹے سرکاری مقرر کردہ گھنٹوں کی نسبت دگنے سے زیادہ یعنی ... ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ مجھے عربی تعلیم کے نصاب سے بخوبی واقفیت نہیں تاہم میرا گمان غالب ہے کہ پڑھائی کے لئے اتنا وقت مہیا ہو جانے سے بچے عربی دینیات کی تعلیم میں مولوی فاضل کے درجہ تک اور انگریزی تعلیم میں بی اے تک پہنچ سکتے ہیں۔ میری اس تجویز سے بہت ممکن ہے کہ دوستوں کو یہ خیال پیدا ہو کہ کیا بارہ سال کے عرصے میں مولوی فاضل اور بی اے کے سٹینڈرڈ تک بچوں کو پہنچانا عملی طور پر ممکن بھی ہے لیکن اگر وہ تعلیمی وقت کی مقدار پر غور کریں تو انکو معلوم ہوگا کہ مجوزہ سکیم میں سرکاری سکولوں کے دس سال کی پڑھائی کی نسبت پڑھائی کا زمانہ بیس سال سے بھی زیادہ ہوتا ہے (گو حقیقی تعلیمی مدت بارہ سال ہے)۔ اس مضمون کو میں ختم کرتا ہوں۔ دوست اس پر غور کریں۔ کہ کیا آئندہ نسلوں کی تعلیم میں ایسی تبدیلیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ اور کیا ایسا ہونا ممکن بھی ہے۔ انشاء اللہ میں آئندہ مضمون میں بچیوں کی بارہ سالہ تعلیم کے بعد ان کی دینی اور دنیوی اور اعلیٰ تعلیم پر بحث کروں گا۔

خاکسار:۔ ابوالہاشم خان چودھری

اعلان نکاح سلیمہ مبارکہ بنت میاں محمد دین صاحب امیر جماعت تہال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کا نکاح چودھری صدرالدین ولد حافظ غلام قادر صاحب ساکن چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے ساتھ ... ہمراہ حضرت مولوی شیر علی صاحب [illegible]

رقم بالکل محفوظ ◆ ہر سال میں دو بار بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کے موقعے ◆ سو سو روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں پہلا انعام پچاس ہزار روپے۔ دو دوسرے درجے کے انعام پچیس پچیس ہزار روپے کے۔ دو تیسرے درجہ کے انعام پانچ پانچ ہزار روپے کے۔ ہر قرعے پر انعامات کی کل رقم ایک لاکھ روپے۔ دس دس روپے والے بونڈوں پر پہلا انعام دو ہزار پانچ سو روپے۔ دو دوسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ایک ہزار دو سو پچاس روپے کا ہے۔ پانچ تیسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک پانچ سو روپے کا ہے۔ اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک دو سو پچاس روپے کا ہے۔ ہر سلسلے میں انعامات کی کل رقم فی قرعہ دس دس ہزار روپے ◆ جیتنے والے بونڈوں پر بعد میں پھر انعام مل سکتا ہے ◆ انعاموں پر انکم ٹیکس، سوپر ٹیکس، غیر معمولی نفع کا ٹیکس، یا کارپوریشن ٹیکس نہیں لگتا ◆ بڑی آسانی سے خریدے جا سکتے ہیں۔ اور انعام بھی آسانی سے وصول ہو جاتے ہیں ◆ آپ کی اصل رقم ۱۰ر جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واپس مل جائیگی ◆ پوری تفصیلات کے لئے ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے یا امپیریل بینک آف انڈیا سے یا برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے سرکاری خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو درخواست کیجئے۔
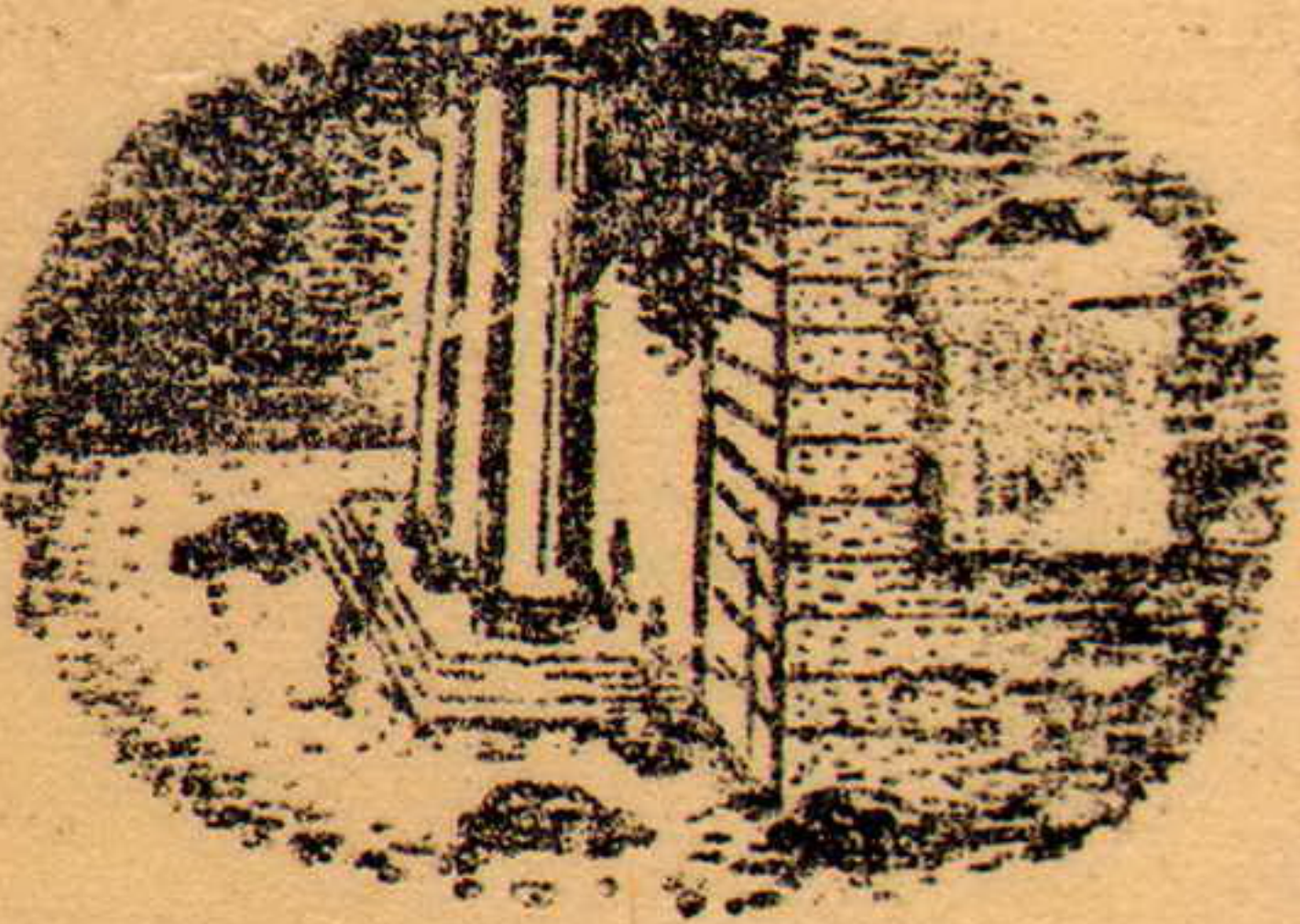
حکومت ہند کے محکمہ فنانس نے شائع کیا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۳ اگست - نارمنڈی میں جرمنوں کے دوسرے مورچے کا بالکل صفایا کیا جا رہا ہے اس وقت تک بیس ہزار کے قریب جرمن مارے یا قیدی بنا لئے گئے ہیں - اندازہ ہے کہ اس مورچے پر جرمنوں کا ایک لاکھ سپاہیوں کا نقصان ہو چکا ہے

لنڈن ۲۳ اگست - پیرس کی گلی کوچوں میں فرانس نے محب وطن دستوں اور جرمنوں میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے -

لنڈن ۲۳ اگست - مارسیلز میں بڑھنے والے فرانسیسی دستے تین میل دور رہ گئے ہیں - ان کے پیچھے اتحادی دستے آ رہے ہیں تاکہ جرمنوں کے بچ نکلنے کا راستہ کاٹ دیں -

لنڈن ۲۳ اگست - خبر ہے کہ فرانس کے علاقہ بورڈو میں بھی اتحادی فوجیں اتر گئی ہیں -

ماسکو ۲۳ اگست - روس نے تین ماہ کی خاموشی کے بعد رومانیہ پر دوبارہ حملہ شروع کر دیا ہے - تازہ خبر ہے کہ ایک فوج ۷۵ میل لمبے مورچے پر ۴۵ میل آگے بڑھ گئی ہے - اور دوسری فوج اسی میل لمبے مورچے پر ۴۰ میل بڑھ چکی ہے - پچیس ہزار جرمن مارے گئے اور ۱۲ ہزار گرفتار کر لئے گئے ہیں -

لاہور ۲۳ اگست - سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ کے تمام ۲۹ اضلاع میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے - اور اس کے انسداد کے لئے گورنر نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو خاص اختیارات دے دیئے ہیں -

دہلی ۲۳ اگست - معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں ہندوستانی فوج کی تعداد بیس لاکھ ہے -

دہلی ۲۳ اگست - ہفتہ مختتمہ ۱۵ اگست میں سمندر پار سے ۱۵ ہزار ٹن گندم ہندوستان [illegible] ہے -

کانڈی ۲۳ اگست - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجیں برما کی سرحد کے اندر پانچ میل تک چلی گئی ہیں - اور ابھی تک ان کی پیش قدمی جاری ہے

لنڈن ۲۳ اگست - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کا پریس چیف ڈاکٹر شمڈٹ اور بعض دیگر جرمن اکابر چھ ہفتہ سے روس کے ساتھ الگ طور پر صلح کی کوشش کر رہے تھے - جرمنی کی طرف سے روس کو بہت اچھی شرائط پیش کی گئیں - مگر روسی صلح پر آمادہ نہیں ہوئے - بات چیت سویڈن کے روسی سفیر کے ذریعہ ہو رہی تھی -

ماسکو ۲۳ اگست - اعلان کیا گیا ہے - کہ اب روسی گشتی دستے مشرقی پرشیا کی اصل سرزمین پر لڑ رہے ہیں - اور روسی توپیں سرزمین جرمنی پر گولے پھینک رہی ہیں - جرمن جرنیل پورا زور لگا رہے ہیں - کہ بالٹک کے محاذ پر جنگ کا پانسہ پلٹ دیں - اور اس لئے یہاں زیادہ سے زیادہ کمک لائی جا رہی ہے - پہلے اس محاذ پر اڑھائی لاکھ جرمن فوج ہے - خیال ہے کہ یہاں سٹالن گراڈ کے بعد دنیا کی سب سے بڑی جنگ ہوگی -

لنڈن ۲۳ اگست - اخبار ڈیلی ورکر کے ہندوستانی جنگی نامہ نگار کو فرانس کے محاذ سے نکال دیا گیا ہے حالانکہ فرانسیسی عارضی گورنمنٹ کی منظوری سے اسے اس محاذ پر بھیجا گیا تھا - اخراج کی وجہ اس کا کمیونسٹ ہونا بیان کی گئی ہے -

بمبئی ۲۳ اگست - گاندھی جی کی اہلیہ کستورا بائی کے میموریل فنڈ میں اب تک پونے ۳۴ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے - سب سے زیادہ چندہ صوبہ بمبئی سے ہوا - اور دوسرے درجے پر بنگال سے پنجاب نے اس فنڈ میں ۹۴ ہزار روپیہ دیا ہے -

لنڈن ۲۳ اگست - ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پولینڈ کی نیشنل کمیٹی نے اس علاقہ میں جو جرمنوں سے آزاد کرایا گیا ہے خودی للم بندی کا اعلان کر دیا ہے -

لنڈن ۲۳ اگست - سوئٹزرلینڈ کی ایک خبر ہے کہ مارشل پیتاں کو جرمن گسٹاپو نے گرفتار کر کے کسی نامعلوم جگہ پر پہنچا دیا ہے

دہلی ۲۳ اگست - پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ایک اجلاس میں یہ انکشاف کیا گیا کہ حکومت ہند نے ۴۳-۱۹۴۲ء میں ہندوستانی اور جنگی پناہ گزینوں پر ایک کروڑ ۱۷ لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے -

ماسکو ۲۳ اگست - ریگا اور وارسا کے درمیان ۷۰۰ میل لمبے محاذ پر بڑے زور کی جنگ ہو رہی ہے جرمن بے شمار ٹینک میدان میں لے آئے ہیں - اور روسیوں کو کئی دیہات خالی کرنے پڑے ہیں - تاہم روسی اپنی لائن پر مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں

لنڈن ۲۳ اگست - برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی گورنمنٹ کا ایک بڑا حصہ مشرقی فرانس کے ایک نامعلوم علاقہ میں منتقل ہو گیا ہے - جرمن سفیر متعینہ پیرس بھی اس کے ساتھ ہے -

دہلی ۲۳ اگست - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی ایک محدود تعداد کے آئندہ حج کے موقعہ پر حجاز جانے کے لئے حکومت ہند نے جہازوں کا انتظام کیا ہے - جنگ کی فوری ضروریات کی وجہ سے زیادہ لوگوں کو لے جانے کا انتظام نہیں کیا جا سکتا - جہاں تک ممکن ہوگا حاجیوں کے جہازوں کی حفاظت کی جائے گی - لیکن دشمن کی کارروائی کے خطرہ کو بالکل حذف نہیں کیا جا سکتا -

راولپنڈی ۲۳ اگست - راولپنڈی - کیمل پور اور پنجاب کے دیگر اضلاع میں فوجی ملازموں کے گھروں میں تنخواہوں کی رقوم پہنچانے کے لئے محکمہ ڈاک خانہ ایسی لاریاں استعمال کر رہا ہے - جن کے ساتھ مسلح محافظ بھی ہوتے ہیں

واشنگٹن ۲۳ اگست - محکمہ بحریہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ پرل ہاربر کے حادثہ سے اب تک امریکن آبدوزیں ۷۰۶ جاپانی جہاز غرق کر چکی ہیں -

لائل پور ۲۳ اگست - منڈی ماموں کانجن میں سیلاب سے خوفناک تباہی آئی ہے - ایک مندر - ایک مسجد اور ایک تباک کی عمارت کے سوا تمام دکانیں اور مکانات گر چکے ہیں - گلیوں میں اب تک چار چار فٹ پانی کھڑا ہے - نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے -

پٹنہ ۲۳ اگست - ایسٹ انڈین ریلوے نے ایک سیکشن پر بطور تجربہ بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کو سزائیں دینے کے لئے ٹرینوں میں ہی عدالت اور حوالات کا انتظام کر دیا ہے اگر یہ تجربہ کامیاب ہوا تو دوسرے سیکشنوں پر بھی اسے رائج کر دیا جائے گا -

دہلی ۲۳ اگست - فوجیوں کی خوراک کے لئے آسٹریلیا اور برطانیہ وغیرہ ملکوں سے دس ہزار خرگوش ہندوستان لائے جا رہے ہیں - جن سے افزائش نسل کے مراکز طول و عرض ملک میں کھول دیئے جائیں گے - خرگوشوں کا ایک دستہ ہوائی جہاز کے ذریعہ یہاں لایا جا رہا ہے -

لنڈن ۲۳ اگست - بلغاری نمائندے انقرہ میں برطانی اور امریکن نمائندوں سے ملاقاتیں کر رہے ہیں - جداگانہ صلح کا مسئلہ زیر بحث ہے - جرمن بلغاریہ کے سیاسی واقعات کا بنظر عمیق مطالعہ کر رہے ہیں -

دہلی ۲۳ اگست - وائسرائے ہند نے ملک معظم کی منظوری سے اپیل کی ہے کہ ۳ ستمبر بروز اتوار جبکہ جنگ شروع ہوئے پورے پانچ سال ہوں گے قومی دعا کا دن منایا جائے -

لنڈن ۲۳ اگست - مسٹر چرچل اٹلی میں اتحادی فوجوں کا معائنہ کرنے کے بعد روم پہنچ گئے ہیں -

دہلی ۲۳ اگست مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ایک وفد نے جو مدراس جا رہا تھا - راستہ میں گاندھی جی سے ملاقات کی - آپ نے وفد سے کہا کہ مجھے اور مسٹر جناح کو اس وقت تک ایک کوٹھری میں بند رکھا جائے جب تک کہ ہم آپس میں کوئی سمجھوتہ نہ کر لیں -

اکاڑہ ۲۳ اگست - گندم دڑہ ۸/۱۲/ ۵۹۱ -/-/۹ نخود -/۵/۶ بنولہ پیلا -/۱۱/۴ تیل تورید -/۱۲/۵ ۳ - ماش -/-/۲۲ - سے -/-/۲۵ مکئی - مونگی ۱۳/۱۲/-

امرتسر ۲۳ اگست - سونا -/۸/۷۸ چاندی -/-/۱۳۵ - پونڈ -/۴/۵۱

لنڈن ۲۳ اگست - فرانسیسی محبان وطن کے کمانڈر جنرل کینگ نے اعلان کیا ہے - کہ فرانسیسی محبان وطن نے پیرس کو دشمن سے آزاد کرا لیا ہے - دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے فرانسیسیوں نے جو کونسل بنائی ہوئی ہے اس نے اتحادی نمائندوں کے مشورہ سے بروز شنبہ صبح سویرے جرمنوں کے خلاف پیرس اور اس کے نواحی علاقہ میں عام بغاوت کا حکم دے دیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ پچاس ہزار فرانسیسی جن میں کئی ہزار مسلح تھے - اٹھ کھڑے ہوئے - پولیس نے بھی بغاوت کر دی - اور پولیس ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا - چار روز کی گھمسان کی جنگ کے بعد کل جرمنوں نے پیرس کو خالی کر دیا سب عمارتوں پر محبان وطن کا قبضہ ہو چکا ہے دشمن کے نمائندے کچھ تو بھاگ گئے اور کچھ پکڑے گئے

۱۴ ارجون ۱۹۴۰ء کی صبح کو جرمن لشکر بند دستوں نے پیرس پر قبضہ کیا تھا - جنوبی فرانس سے بڑھنے والی اتحادی فوج اب ایک جگہ ایک سو چالیس میل اندر پہنچ چکی ہے - جنوبی اور شمالی فرانس کی اتحادی فوجوں کے درمیان اب صرف ۲۴۰ میل کا فاصلہ ہے طولون کی چھاؤنی میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے اور اب اتحادی صرف آدھ میل دور ہیں - مارسیلز کے گرد گھیرا اور تنگ کیا جا رہا ہے -

لنڈن ۲۳ اگست - اٹلی میں ایڈریاٹک کے کنارے آٹھویں فوج کے پولش اور اطالوی دستوں نے